© rasailojaraid.com

حدیث کا درایتی معیار

(داخلی فہم حدیث)

مولانا محمد تقی صاحب امینی ناظم سنی دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

نوٹ : درایتی معیار سے متعلق "داخلی نقد حدیث" پر ۷ قسطیں معارف (مئی تا نومبر ۸۳ء) شائع ہو چکی ہیں

علم درایت کا ایک جزء فہم حدیث ہے جس کے دو پہلو ہیں :

(۱) داخلی فہم حدیث اور

(۲) خارجی فہم حدیث

داخلی فہم کا تعلق حدیث کی معنویت سے ہے

داخلی فہم کا تعلق حدیث کی معنویت اور خارجی فہم کا تعلق حدیث کے "قالب" سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین و شریعت سے متعلق جو کچھ فرمایا اس کی معنویت آپ نے قرآن حکیم سے حاصل کی جیسا کہ کئی آیتوں میں آپ کی اتباعِ وحی کا ذکر ہے۔

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحیٰ اِلَیَّ [1] — میں اسی کی اتباع کرتا ہوں جس کی وحی میری طرف کی جاتی ہے۔

---

[1] الانعام، ع ۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ "وحی" لفظی و معنوی ہر دلالت کو شامل ہے کیونکہ رسول اللہ کی اتباع کا میدان اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے جو ظاہری الفاظِ قرآن سے سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح کئی آیتوں میں "حکمت" کا ذکر ہے جس سے مراد الفاظ کی وہ معنوی دلالت ہے جس کو رسول اللہؐ نے شعورِ نبوت کے ذریعہ سمجھا۔

علامہ شاطبیؒ کہتے ہیں:

السنّۃ فی معناھا راجعۃ الی الکتاب[۱]	سنت اپنے معنی میں کتاب کی طرف لوٹنے والی ہے۔
فلا تجد فی السنۃ امراً والقرآن قد دلّ علی معناہ[۱]	سنت میں کوئی بات نہ پاؤ گے کہ قرآن نے اس کے معنی پر دلالت نہ کی ہو۔

شاہ ولی اللہؒ کہتے ہیں:

وکذالک معرفۃ الحدیث معرفتان اما معرفۃ اھل الظاھر فبا الرواۃ وغریب الحدیث واما معرفۃ الحکماء فبا التطلع الی حقیقۃ التشریع والعلم[۲]	اسی طرح حدیث کی معرفت دو طرح ہوتی ہے (۱) اہل ظاہر کی معرفت جس کا تعلق راویوں اور غریب حدیث کی واقفیت سے ہے (۲) حکماء کی معرفت جس کا تعلق تشریع کی حقیقت اور علم کی معرفت سے ہے۔

تشریع کی حقیقت تک رسائی معنویت حاصل کئے بغیر ناممکن ہے۔

معنویت حاصل کرنے میں شعورِ نبوتؐ کی برتری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو معنویت حاصل کی اس کا مقابلہ کسی اور کی اخذ کی ہوئی معنویت سے نہیں ہو سکتا کیونکہ نبوت کا خاصہ حقیقت کا کلی ادراک ہے جس کے بعد شعورِ نبوت کو غیر معمولی اخذ و استنباط کی صلاحیت پیدا ہو جاتی جو

---

[۱] شاطبی۔ الموافقات ج ۴۔ السنۃ فی معناہا

[۲] ولی اللہ۔ الخیر الکثیر۔ اقسام التفسیر والحدیث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کسی اور کے شعور کو نہیں میسر ہے۔ پھر شعورِ نبوت کو یہ قوت بھی حاصل ہے کہ عالم بیداری میں "برتر شعور" یا "نور" سے تعلق جوڑ کر کسب فیض کرے اور ایک ایسے مقام سے "وحی" اخذ کرے جو مادیت کے لئے غیر مادی ذرائع علم کی انتہا پر ہے۔ جبکہ دوسروں کو صرف عقل سے کسب فیض کی قوت حاصل ہوتی جو مادیت کے لئے مادی ذرائع علم کی انتہا پر ہے۔ ان دونوں کی بلندی، گیرائی، گہرائی اور حقیقت تک رسائی میں جو بنیادی فرق ہے وہ اہل نظر سے پوشیدہ نہیں ہے۔

شعورِ نبوت کو داغدار بنانے کی کوشش "برتر شعور" یا "نور" سے تعلق جوڑنے میں قویٰ کو سخت قسم کی کشمکش سے دوچار ہونا پڑتا تھا۔ جس کے آثار اعضاء وجوارح پر بھی ظاہر ہوتے تھے مثلاً چہرہ کا متغیر ہوجانا، سردی کے زمانہ میں جبینِ اقدس پر پسینے کے قطروں کا نمودار ہونا، اعصاب کا غیر معمولی بار محسوس کرنا اور استغراق کی کیفیت طاری ہونا وغیرہ (ان سب کا ثبوت حدیثوں میں موجود ہے)

اعضاء وجوارح پر "آثار" کی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض مورخین نے بددیانتی سے ان کو مرگی کے دورہ کا نتیجہ قرار دے کر شعورِ نبوت کو داغدار بنانے کی کوشش کی۔ حالانکہ یہ "آثار" کسی بیماری کی وجہ سے نہیں بلکہ زیادہ گہرے مقام میں ڈوب کر کسبِ فیض کے نتیجہ میں ظاہر ہوتے تھے۔ جس طرح کسی درجہ میں "آثار" اس وقت بھی ظاہر ہوتے ہیں جب عام انسان کا شعور مضامین حاصل کرنے کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک قسم کی محویت و استغراق کی کیفیت طاری ہوتی، گرد و پیش کی دنیا سے بے خبری ہوجاتی اور کبھی تو اعضاء وجوارح پر بھی تاثر کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ "عقل" سے کسبِ فیض کے وقت یہ "آثار" تسلیم کرنے میں کسی کو کوئی دشواری نہیں پیش آتی تو "مقامِ وحی" سے کسبِ فیض کے وقت مذکورہ آثار تسلیم کرنے میں کیونکر دشواری کی گنجائش نکل سکتی ہے؟ جبکہ "عقل" مادی ذرائع علم کی انتہا اور "مقام وحی" غیر مادی ذرائع علم کی انتہا ہے۔ رفعت و بلندی کے لحاظ سے دونوں میں جو فرق ہے اس کی بنا پر کسبِ فیض کے وقت "آثار" کی نوعیت وکیفیت میں فرق لازمی ہے۔

چند حقائق کی موجودگی میں کوشش کی ناکامی اس کے علاوہ درج ذیل چند حقائق ایسے ہیں کہ ان کی موجودگی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں شعورِ نبوت کو داغدار بنانے کی ہر کوشش ناکام رہتی ہے مثلاً

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معاشرہ اس قدر غیر ترقی یافتہ نہ تھا کہ لوگ "مرگی" جیسے مرض کی شناخت نہ کر سکتے۔

(۲) چالیس سال تک رسول اللہ معاشرہ میں رہے لیکن کبھی آپ کی زندگی میں اس مرض کا پتہ نہیں چلتا۔ خود قرآن حکیم نے اس مدت کو بطور سند پیش کیا ہے۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ[1] — میں اس سے پہلے تم میں ایک عمر تک رہ چکا ہوں کیا تم نہیں سمجھتے ہو۔

(۳) مذکورہ آثار ہمیشہ نزول وحی کے وقت ظاہر ہوتے رہے کبھی اور وقت نہیں ہوئے اگر معاذ اللہ "مرگی" کا مرض ہوتا تو پہلے کبھی ضرور ظاہر ہونا چاہئے تھا۔ یہ عجیب بات ہے کہ جب آپ کو زندگی کے بارے میں اصول بتائے جائیں تو اس وقت لازمی طور سے مرگی کا دورہ پڑے اور عام حالت میں کبھی اس کا حملہ نہ ہو۔

(۴) رسول اللہؐ کے سامنے عقیدت و نیازمندی کی گردن جھکا کر جس طرح لوگوں نے عقیدت و محبت کا ثبوت دیا وہ کسی مرگی زدہ کے لئے نہیں ہو سکتا جبکہ لوگوں نے ہر طرح آزمایا اور ہر معیار پر جانچا تھا۔

(۵) مذکورہ آثار زائل ہونے کے بعد رسول اللہؐ جس کلام کی تلاوت فرماتے تھے وہ آج بھی موجود و محفوظ ہے کسی مرگی زدہ سے اس کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

ان حقائق کی موجودگی میں شعورِ نبوت کو داغدار بنانے کی یہ کوشش اس قدر خلاف واقعہ قرار پاتی ہے کہ ڈاکٹر گبن (جس نے رسول اللہؐ کی زندگی پر اور کئی اعتراض کئے ہیں) نے بھی اس کو یونانیوں کا اتہام

---

[1] یونس ع ۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تسلیم کیا ہے۔[1]

معنویت سے رسول اللہؐ نے تین کام لئے | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاصل کی ہوئی معنویت سے تین کام لئے۔

(۱) دین کے مقاصد کی تشریح۔

(۲) بندوں کے مصالح کی تفصیل اور

(۳) اصول و کلیات کی توضیح

قرآن حکیم دراصل مقاصد، مصالح اور اصول و کلیات ہی کی کتاب ہے اس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق جس قدر جزئیات ہیں وہ بطور "نمونہ" انھیں کی تشریح، تفصیل اور توضیح کے لئے ہیں تاکہ ان کی روشنی میں نمو پذیر زندگی اور ترقی پذیر معاشرہ کی رہنمائی کے لئے اخذ و استنباط کا سلسلہ جاری رہے۔ سب سے پہلے اس کے مخاطب خود رسول اللہؐ تھے جیسا کہ اس آیت میں فیصلہ کے لئے ما اراک اللہ (شعور نبوت) سے کام لینے کی ہدایت ہے۔

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ[2]

اے نبی ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ کتاب اتاری تاکہ آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے آپ کو دکھایا۔

پھر آپ کے بعد تمام وہ لوگ مخاطب ہیں جو اخذ و استنباط کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ذیل کی آیت میں "لعلھم یتفکرون" کے ذریعہ ایسے تمام لوگوں کو غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔

---

[1] "Decline and Fall of the Roman empire, By Gibbon, Vol. 5. chap. 50. Page 270, See Foot note also"

[2] النساء ع ۱۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ
مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ [1]

ہم نے آپ پر الذکر (قرآن) اتارا تاکہ جو چیز لوگوں کی طرف بھیجی گئی ہے آپ ان کے سامنے بیان کردیں تاکہ وہ خود غور وفکر کریں۔

کام لینے کا طریقہ

طریقہ یہ تھا کہ رسول اللہ ؐ پر جب آیتیں نازل ہوتیں تو ان کی معنوی دلالت پر غور وفکر کرکے تشریح، تفصیل اور توضیح کا خاکہ تیار کرتے پھر اس کے مطابق ہدایات وتعلیمات کا سلسلہ جاری رہتا۔ یہ دونوں کبھی قولی ہوتیں اور کبھی قولی وفعلی دونوں ہوتی تھیں جیسا کہ ان ابتدائی آیتوں سے اندازہ ہوتا ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ
الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۔ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ
الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ
الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ [2]

پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھیے اور اس کا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم سے علم سکھایا۔ انسان کو وہ علم دیا جس کو وہ نہ جانتا تھا۔

يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ
وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَلَا تَمْنُنْ
تَسْتَكْثِرُ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ [3]

اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھیے اور خبردار کیجیے اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کیجیے اور اپنے کپڑے پاک رکھیے اور گندگی سے دور رہیے اور زیادہ حاصل کرنے کے لئے احسان نہ کیجیے اور اپنے رب کی خاطر صبر کیجیے۔

پہلی آیتوں میں اللہ کی عظمت وبڑائی، احسان وکرم، حقیر حالت سے انسان کی ابتدا اور بلند ترین صفتِ علم سے اس کو آراستہ کرنے اور پھر اس صفت کو کتابت کے ذریعہ منتقل کرنے کا

---

[1] النحل ع ۶   [2] العلق ع ۲   [3] المدثر ع ۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذکر ہے کہ اس کی علمی صلاحیت ٹھٹھر کر نہ رہ جائے۔ یہ پہلا تجربہ تھا جس میں انسان کو حقیر حالت سے رفعت و بلندی کے انتہائی مقام پر پہونچانے کی نشاندہی کی گئی۔ دوسرے تجربہ میں انسان کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کا حکم۔ ظاہری و باطنی، اعتقادی و عملی ہر قسم کی نجاست سے صفائی و ستھرائی کی تاکید۔ خالص لوجہ اللہ کام کی تلقین۔ اس کے عوض دنیوی فوائد کی توقع نہ رکھنے اور صبر و ضبط کی تعلیم وغیرہ ایسی جامع تعلیمات ہیں کہ ان کی روشنی میں شعورِ نبوت نے کام کا خاکہ تیار کیا اور فرضِ منصبی کی ادائیگی میں سرگرم عمل ہوئے۔ ظاہر نظر میں یہ چند چھوٹے چھوٹے فقرے ہیں لیکن ان کی ہیئت ترکیبی اور جامعیت خود ہی شہادت دے رہی ہے کہ ان کے اندر معانی کا خزانہ پوشیدہ ہے۔

اس طریقہ میں تقدیم و تاخیر کی بحث بے سود ہے

اس طریقہ میں آیتوں اور حدیثوں کی تقدیم و تاخیر کی بحث بے سود ہے کہ جب تک آیتوں سے معنویت حاصل کی ہوئی حدیثوں کے بارے میں نہ معلوم ہو کہ یہ متعلقہ آیتوں کے بعد کی ہیں اس وقت تک معنویت حاصل کرنے کی بات بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔ کیونکہ جس طرح آیتیں بیک وقت نہیں نازل ہوئیں اسی طرح حدیثیں بھی بیک وقت نہیں وجود میں آئیں۔ بلکہ حالات کے لحاظ سے تدریجی عمل دونوں کے ساتھ یکساں جاری رہا۔ بہت ممکن ہے کہ رسول اللہ ؐ نے جو حدیثیں بیان کیں ان کی معنویت انھیں آیتوں سے حاصل کر لی ہو جو پہلے نازل ہو چکی ہیں لیکن دوسرے لوگوں کے شعور کی رسائی وہاں تک نہیں ہو سکی۔

شعورِ نبوت کی رسائی کا اندازہ دعوت کے سب سے پہلے حیات بخش خطاب سے ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ آیتیں نازل ہونے کے بعد "قریش" کو جمع کر کے صفا پہاڑی کی چوٹی پر کھڑے ہو کر فرمایا:

یا معشر قریش ارأیتکم لو اخبرتکم ان خیلا بالوادی ترید ان تغیّر علیکم اکنتم مصدّقیّ۔	اے قریش کے لوگو۔ تم مجھے بتاؤ اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے دامن سے ایک فوج نکل کر تم پر حملہ کرنے والی ہے تو تم میری تصدیق کرو گے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سب نے بیک زبان ہو کر کہا :

نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا[1] بیشک۔ ہم نے کبھی آپ سے سوائے سچ کے اور تجربہ نہیں کیا۔

جس طرح اس موقع پر رسول اللہؐ صفا کی چوٹی پر کھڑے پہاڑ کی دونوں سمتوں کو دیکھ رہے تھے اسی طرح حقیقت کے کلی ادراک کے بعد شعور نبوت بہت سی ان باتوں کو دیکھتا رہتا اور ان اشارات کو پاتا رہتا ہے جن تک رسائی دوسروں کی نہیں ہو سکتی۔ خود رسول اللہ نے اس حقیقت کو کئی مرتبہ ان الفاظ میں ظاہر فرمایا :

اِنِّی اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ[2] میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے ہو

آیتوں اور حدیثوں کی کمی بیشی کی بحث بھی بے سود ہے

اسی طرح آیتوں اور حدیثوں کی کمی بیشی کی بحث بھی بے سود ہے (کہ مثلاً عملی احکام کی آیتیں صرف پانچ سو ہیں ان سے حدیث کے اتنے عظیم ذخیرہ نے کیوں کر معنویت حاصل کی) اس لئے کہ مذکورہ مقدار میں صرف وہی آیتیں شامل کی گئی ہیں جن سے احکام سمجھنے میں زیادہ دشواری نہ تھی اخذ و استنباط والی بیشتر آیتیں اس میں شامل نہیں ہیں۔ دراصل کسی موضوع سے متعلق آیتوں کی مقدار حقیقی نہیں بلکہ اضافی ہے جو ذہنوں اور طبیعتوں کے اختلاف سے بدلتی رہتی ہے۔ ایک ذہین و فطین آدمی بہت سی باتیں ان آیتوں سے حاصل کر لیتا ہے جن تک رسائی دوسروں کی نہیں ہو سکتی، اسی بنا پر آیاتِ احکام کی تعداد میں بھی اختلاف ہے کسی کے نزدیک دو سو کسی کے نزدیک پانچ سو اور کسی کے نزدیک کچھ زیادہ ہے۔

ابن دقیق العید کہتے ہیں :

---

[1] بخاری و مسلم و مشکوۃ باب الانذار والتحذیر

[2] ترمذی و ابن ماجہ ابواب الزہد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مقدار آیات الاحکام لاتنحصر فی ھذا العدد بل ھو یختلف باختلاف القرائح والاذھان وما یفتحہ اللہ من وجوہ الاستنباط والراسخ فی علوم الشریعۃ یعرف ان من اصولھا و احکامھا ما یوخذ من موارد متعددۃ حتی الآیات الواردۃ فی القصص والامثال[1]

آیات احکام کی مقدار اس عدد میں محدود نہیں ہے بلکہ طبیعتوں اور ذہنوں کے اختلاف سے مقدار مختلف ہوتی ہے جن حضرات پر اللہ نے وجوہ استنباط کے دروازے کھولے اور جن کو علوم شرعیہ میں رسوخ حاصل ہے وہ جانتے ہیں کہ بہت سے اصول و احکام متعدد جگہوں سے حاصل ہوتے ہیں حتیٰ کہ ان آیتوں سے بھی جو قصص و امثال میں وارد ہوئی ہیں۔

یہ تقسیم جب عام لوگوں کی نسبت سے صحیح نہیں تو شعورِ نبوت کی نسبت سے کیوں کر صحیح ہوگی جس کی رسائی کا تصور عام ادراک سے باہر ہے۔

ذیل میں مقاصد، مصالح، اصول و کلیات اور ان سے حاصل کی ہوئی معنویت کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

دین کے مقاصد کی تشریح

ایمان و اعتقاد سے متعلق دین کی بنیادی باتیں	"دین" سے مراد تمام وہ بنیادی باتیں جن پر انبیاء علیہم السلام نے اتفاق کیا اور جن کا تذکرہ قرآن حکیم میں موجود ہے۔

(۱) ایمان و اعتقاد سے متعلق مثلاً

ہر قسم کی خوبیوں کے ساتھ اللہ کو متصف سمجھنا۔ ان باتوں سے اللہ کی پاکی بیان کرنا جو اس کی شان کے مناسب نہیں۔ اس کے ناموں میں کجروی کو حرام سمجھنا، یہ عقیدہ رکھنا کہ تمام حوادث سے پہلے اللہ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے۔ اللہ کے فرشتے ہیں جو اس کی نافرمانی نہیں

---

[1] علال فاسی۔ مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ القرآن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرتے، اللہ نے اپنے بندوں میں جس کو چاہا رسول بنایا اور کتاب دی۔ قیامت، مرنے کے بعد کی زندگی، جنت و دوزخ سب حق ہیں۔ ان سے متعلق آیتیں یہ ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ[1]

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ بیحد مہربان، نہایت رحم والا ہے بدلہ کے دن کا مالک ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ[2]

آپ کہدیجئے کہ وہ اللہ اکیلا ہے وہ بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو پیدا کیا نہ وہ کسی سے پیدا کیا گیا۔ اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ اَسْمَآئِهٖ[3]

اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اللہ کے ناموں میں کجروی اختیار کرتے ہیں۔

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ[4]

ہم نے ہر چیز اندازہ ٹھہرا کر پیدا کی۔

لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ[5]

جن باتوں کا اللہ نے حکم دیا (فرشتے) اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جن کا حکم دیا جاتا ہے۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ[6]

اللہ خوب جانتا ہے اس موقع کو جہاں اپنا پیغام بھیجے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ

ہم نے بہت سے رسول نشانیوں کے ساتھ بھیجے اور ان کے ساتھ کتابیں اتاریں اور میزان۔

---

[1] الفاتحہ ع ۱ [2] الاخلاص ع ۱ [3] الاعراف ع ۲۲
[4] القمر ع ۳ [5] التحریم ع ۱ [6] الانعام ع ۱۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیقوم الناس بالقسط [1] — تاکہ لوگوں میں انصاف قائم کریں۔

ثم انکم یوم القیٰمة تبعثون [2] — پھر تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔

ثم یحییکم ثم الیه ترجعون [3] — (مرنے کے بعد) پھر اللہ تمھیں زندہ کرے گا پھر اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اولٰئک فی جنّٰت مکرمون [4] — یہ لوگ جنت میں عزت سے رہیں گے۔

اولٰئک اصحاب النار [5] — یہ دوزخ کے لوگ ہیں۔

طہارت و پاکی سے متعلق دین کی بنیادی باتیں

(۲) طہارت و پاکی سے متعلق مثلاً جسم و لباس کو گندگی و میل سے پاک وصاف رکھنا، قلب و دماغ کو ہر قسم کی آلودگیوں — اور آلائشوں سے دور رکھنا، نفس و شرمگاہ کو کثافتوں و غلط کاریوں سے محفوظ رکھنا، زبان آنکھ کان وغیرہ کو غلط استعمال سے بچانا جیساکہ ان آیتوں سے ثبوت ملتا ہے۔

وان کنتم جنبا فاطہروا [6] — اگر تم جنبی ہو تو خوب طہارت حاصل کرو۔

وثیابک فطہر [7] — اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔

والرجز فاھجر [8] — گندگی سے دور رہو

ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین [9] — بیشک اللہ توبہ کرنے والوں اور طہارت حاصل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

لن ینال اللہ لحومہا ولا دماءھا ولٰکن ینالہ التقوی منکم [10] — اللہ کو نہ قربانیوں کا گوشت پہونچتا ہے اور نہ ان کا خون لیکن دل کا تقوی پہونچتا ہے۔

---

[1] الحدید ع ۳ [2] المومنون ع ۱ [3] البقرہ ع ۳ [4] المعارج ع ۱ [5] البقرہ ع
[6] المائدہ ع ۲ [7،8] المدثر ع ۱ [9] البقرہ ع ۲۷ [10] الحج ع ۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ [۱]

یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کی اللہ نے تقویٰ کے لئے آزمائش کی۔

بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ [۲]

بلکہ ان کے اعمال کی وجہ سے اللہ نے ان کے دلوں پر زنگ لگا دیا۔

وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ [۳]

اور اللہ ان لوگوں پر گندگی ڈالتا ہے جو سوچتے نہیں ہیں۔

أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ [۴]

اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ ہدایت یافتہ ہوں۔

قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا [۵]

اس شخص نے فلاح پائی جس نے نفس کی صفائی حاصل کی۔

إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي [۶]

بیشک نفس برائی کا حکم دینے والا ہے مگر جو میرا رب رحم کر دے۔

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا أَبْصَارَهُمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ [۷]

اے پیغمبر آپ مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو باز رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ [۸]

اے پیغمبر آپ مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو باز رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں

---

[۱] الحجرات ع ۱ [۲] التطفیف ع ۱ [۳] یونس ع ۱۰ [۴] البقرہ ع ۲۱
[۵] الشمس ع ۱ [۶] یوسف ع ۱۱ [۷،۸] النور ع ۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا [1]

بیشک کان آنکھ اور دل ان سب کے متعلق بازپرس ہوگی۔

إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ [2]

اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو تو نرم و دلکش لہجہ میں بات نہ کرو

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ [3]

بیشک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں بےحیائی پھیلے ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک سزا ہے

عبادت وطاعت سے متعلق دین کی بنیادی باتیں

(۳) عبادت وطاعت سے متعلق مثلاً عبادت وطاعت کے ذریعہ اللہ کی زیادہ سے زیادہ تعظیم کرنا۔ جی اور دل اس کے سپرد کرنا۔ خالص اسی کی عبادت وطاعت کو اپنے اوپر فرض سمجھنا۔ شعائر (خاص اللہ کی یادگار) کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کرنا۔ عبادت و استعانت میں شرکت حرام سمجھنا اور اسی کو نفع وضرر کا مالک ومختار سمجھنا وغیرہ جیسا کہ ان آیتوں سے ثابت ہوتا ہے۔

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ [4]

تیرے رب نے حکم دیا کہ اس کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کرو

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ [5]

سجدہ کرو اور قریب ہو جاؤ

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ [6]

آپ کہہ دیجئے میں حکم دیا گیا ہوں کہ عبادت خالص اسی کے لئے کروں

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا [7]

اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو

---

[1] بنی اسرائیل ع ۴ [2] الاحزاب ع ۴ [3] النور ع ۲ [4] بنی اسرائیل ع ۳

[5] العلق ع ۱ [6] الزمر ع ۲ [7] النساء ع ۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ [۱]	حکم صرف اللہ کا ہے
وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ؕ [۲]	جو شخص اللہ کے "شعائر" کی تعظیم کرے تو وہ دلوں کے تقویٰ کی بات ہے
قُلْ اِنَّ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ [۳]	آپ کہد یجئے میری نماز، میری قربانی میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ [۴]	اے اللہ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے اور آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ؕ [۵]	بیشک اللہ اپنے ساتھ شرک کرنے کو نہیں بخشتا اس کے ماسوا جس کو چاہے بخش دیتا ہے۔ جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔
اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ [۶]	اگر تجھکو کوئی سختی پہونچے تو اللہ کے سوا اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر تجھکو کوئی بھلائی پہونچے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

نیکی وبدی سے متعلق دین کی بنیادی باتیں

(۴) نیکی وبدی سے متعلق مثلاً اصل نیکی دل کی پاکی وعمل کی سچائی ہے جس کے لئے محض ضابطہ کی خانہ پری کافی نہیں بلکہ اللہ سے مستقل ربط وتعلق ضروری ہے نیکی زندگی کے کسی ایک گوشہ میں محدود نہیں

---

[۱] الانعام ع ۷   [۲] الحج ع ۴   [۳] الانعام ع ۱۹
[۴] الفاتحہ ع ۱   [۵] النساء ع ۱۸   [۶] الانعام ع ۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بلکہ اس کا تعلق زندگی کے تمام گوشوں سے ہے۔ کمال نیکی حاصل کرنے کے لئے اپنی پسندیدہ چیزوں کی قربانی لازمی ہے۔ نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیئے وغیرہ جیسا کہ ان آیتوں سے ثابت ہے:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ [1]

نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنا منہ مشرق کی طرف کرلو یا مغرب کی طرف۔ بلکہ نیکی یہ ہے جو اللہ، آخرت کے دن، فرشتوں، آسمانی کتابوں اور تمام نبیوں پر ایمان لائے اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سائلوں اور گردن چھڑانے میں دے۔ نماز قائم رکھے اور زکوۃ دیا کرے۔ جب عہد کریں تو اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں سختی اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے ہوں۔ یہی لوگ سچے اور یہی لوگ متقی ہیں۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ [2]

کمال نیکی ہرگز نہیں حاصل کرسکتے ہو یہاں تک کہ اپنی پسندیدہ چیزیں خرچ کرو۔

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى [3]

نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

"نیکی" کے مقابل بدی ہے قرآن حکیم میں اس کا استعمال بھی کسی ایک گوشہ میں محدود نہیں بلکہ زندگی کے تمام گوشوں کو شامل ہے۔

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ [4]

کھلے اور چھپے سارے گناہ چھوڑ دو

(باقی)

---

[1] البقرہ ع ۲۲ [2] آل عمران ع ۱۰ [3] المائدہ ع ۱ [4] الانعام ع ۱۴

© rasailojaraid.com